Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | ہفتہ - ۱۲ ذیلقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۱۶ ہجرت ۱۳۷۱ ہش - ۱۶ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۱۳

پاک بازی اور نیکی کی اصلی جڑ

یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاک بازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ___ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۰۴)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے۔ اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شاملِ حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔ اس واسطے نمازوں میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۸)

"خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے طوطا نہیں بنایا۔ یہ طوطے کا کام ہے کہ وہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عملدرآمد بھی کرے، لیکن اگر طوطے کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو نری زبان سے کوئی برکت نہیں ہے جب تک دل سے اس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں۔ وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں کیونکہ وہ نرا قول ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۱)

محترم سید محمد باقر شاہ صاحب خوشنویس انتقال فرما گئے

محترم سید محمد باقر شاہ صاحب خوشنویس ۱۳۔ مئی ۱۹۹۲ء کی رات گیارہ بجے کے قریب فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۸۲ سال تھی۔

محترم سید باقر شاہ صاحب کی طبیعت شام ۵ بجے کے قریب اچانک خراب ہوئی اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ ان کے صاحبزادے سید مبشر حسین خوشنویس آپ کو فوراً فضل عمر ہسپتال لے گئے۔ جہاں ڈاکٹروں کی انتہائی کوشش کے باوجود رات گیارہ بجے کے قریب آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

محترم شاہ صاحب کو قادیان اور ربوہ میں بے شمار کتب سلسلہ کتابت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کی کتابت شدہ دو یادگار کتب میں سلسلہ احمدیہ از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب (۱۹۳۹ء) اور سوانح فضل عمر جلد دوم از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ عرصہ قریباً ۸ سال قبل پیرانہ سالی کی وجہ سے کتابت کا کام ترک کر دیا تھا۔ آپ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت سید میر مہدی حسن صاحب کے صاحبزادے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

مکرم عبد الرزاق صاحب پی ٹی آئی جامعہ احمدیہ کی اہلیہ محترمہ دل کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ حالت بہت خطرناک ہے، احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

وحدت کا رنگ چڑھانے کیلئے ایک ہو جاؤ

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"عقائد صحیحہ کے ساتھ مال کا انفاق بھی ضروری ہے۔ خیرات کرنا، قریبیوں، رشتہ داروں، یتیم بچوں کو دینا، مسکینوں اور مسافروں کو دینا۔ سوالیوں کو اور غلام آزاد کرنے میں خرچ کرنا، (دعوت الی اللہ) کے لئے مالِ عزیز خرچ کرنا۔ نماز میں باقاعدہ اخلاص اور ثواب کے ماتحت ادا کرنی اور ایک مقررہ حصہ اپنے مال میں سے الگ کرنا جس کا نام (تزکیہ مال) ہے۔ رنج میں، مصائب میں، شدائد میں، مقدمات میں، غربت میں، صبر اور استقلال سے قدم رکھنے والے یہی خدا کو پیارے ہیں۔ انہی کا نام خدا نے صادق رکھا ہے اور یہی متقی ہیں۔ ایک ہو جاؤ تا وحدت کا رنگ چڑھ جاوے۔ یہاں آنے والوں کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے میل ملاپ کریں۔ پتہ مقام دریافت کریں۔ نام نشان پوچھیں اور آپس میں تعارف حاصل کریں۔ یہ بھی ایک راہ ہے وحدت کے پیدا ہونے کی۔ اور اگر کوئی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶۔ ہجرت ۱۳۷۱ہش ۱۶۔ مئی ۱۹۹۲ء

محبّت سے کام کریں

بے دلی سے کئے گئے کام کو کام کہنا ہی کام کی ہتک ہے۔ ایسے کام کے نتائج بھی حسب منشاء نہیں ہو سکتے۔ وقت بھی زیادہ لگتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ کام سیدھا ہو ہی نہ۔ اور کام کرتے وقت رونا دھونا الگ۔ اسی طرح نفرت سے کام کرنا بھی غلط نتائج پیدا کرتا ہے۔ اپنے دل کو بھی دکھی کرتا ہے۔ دیکھنے والوں کے دلوں میں بھی انقباض پیدا کرتا ہے۔ بلکہ غصہ بھی۔ کوئی شخص نفرت سے کام کر رہا ہو۔ یعنی کام کر بھی رہا ہو اور اسے اس کام سے نفرت بھی ہو تو دیکھنے والے بھی خوش نہیں ہوتے بلکہ کام کرنے والے کو ملامت بھی کرتے ہیں۔

کام کو خوش دلی سے کرنے کیلئے اور اس سے اچھے نتائج حاصل کرنے کیلئے کام سے محبت کا ہونا ایک لازمی جزو ہے۔ آپ نے اکثر سُنا ہوگا کہ طالب علموں کی اس نہج پر رہنمائی کی ضرورت ہے کہ وہ کس کام کو پسند کرتے ہیں اور کون سا کام۔ یا پیشہ۔ انہیں اختیار کرنا چاہیئے اگر غلط پیشہ اختیار کر لیا جائے تو روتے دھوتے نبھایا تو جاتا ہے لیکن اس کا مزہ تو نہیں آتا۔ بننا چاہتے تھے انجینئر بن گئے ڈاکٹر۔ اکثر ایسے شکوے سُننے میں آتے ہیں۔ اگر اپنے کام سے محبت ہو تو یقیناً دل لگا کر کیا جاتا ہے۔ خود بھی مطمئن لوگ بھی خوش۔ نتائج بھی من پسند۔ اور یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ محبت اور مزا اکٹھے چلتے ہیں۔ محبت ہے تو اس میں مزا ہے۔ اور مزا آتا ہے تو کام بھی محبت سے کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ عبادت کریں تو اس میں مزہ آئے۔ اور مزہ جب آئے گا کہ اللہ تعالےٰ سے محبت ہو۔ اور اس کی عبادت سے محبت ہو۔ اور جب محبت سے عبادت کی جائے گی تو مزہ ضرور آئے گا۔ بہر حال ہم میں سے ہر شخص کو اس بات پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو کام بھی ہم کریں محبت سے کریں۔ یعنی اس کام کے ساتھ دل لگائیں۔ ایسا کرنے سے کام میں مزہ آئے گا اور کام بہتر طریق پر سرانجام پائے گا۔

محبت سے کام کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم کام کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں۔ اور کام شروع کرنے سے پہلے اس کے تمام عوامل اور عواقب پر نظر دوڑائیں۔ ہم ایسے کام کریں ہی کیوں جن سے نفرت ہے محبت سے کام کریں اور کام سے محبت کریں۔

وقفِ نَو کا بچّہ بچّہ پھُول ہے
اس کے رنگ و نور سے مہکی فضا
آنے والے وقت کا معمار ہے
اس کے ہیں اوزار اخلاص و وفا

——— ابوالاقبال

تیز کانٹوں پر بچھا لیتی ہوں بستر رات کو
لازماً رہتی ہوں خود اپنی شناور رات کو

جیسے گھر بھر جائے تو نکلے دریچوں سے دھُواں
یُونہی ہو جاتے ہیں کچھ اشعار اکثر رات کو

دن کو جولاں گہ مری گنجائشِ زنجیر تک
بے تکاں اُڑتی ہوں سارے آسماں پر رات کو

آنکھ کے پانی سے دُھل کر فرش ہو جاتا ہے۔۔
خُشک صحرا میں اُترتے ہیں سمندر رات کو

اُن کی جانب سے بھی خود ہی دیتی رہتی ہوں جواب
گفتگو یُوں ہی ہوُا کرتی ہے اکثر رات کو

کون جانے کون سے فتوے کی زد اس پر پڑے
کچھ نہ کچھ ہوتا ہے نازل میرے دل پر رات کو

خوف آتا ہے مجھے اُن سے کہ جو بے خوف ہیں
رات سے دن کو زیادہ، دن سے بڑھ کر رات کو

عیش سے فرصت ملے تو اُن کے دُکھ بھی سوچنا
پیٹ پر جو باندھ کے سوتے ہیں پتھر رات کو

میری یادیں، میری سوچیں، میرے ارماں، میرے خواب
تازہ دم ہو جاتے ہیں مجھ سے لپٹ کر رات کو

امۃ الباری ناصر

والدین اپنے کردار میں پاکیزگی پیدا کریں

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔ نیز فرمایا خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دلنشین کریں اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور اُن کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی .... اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

یہاں بنی اسرائیل کی پھر ایک اور ناشکری کا ذکر کیا گیا ہے جو مَنّ و سلویٰ کے انعام کے متعلق معلوم ہوتی ہے ۔ ایک لمبے عرصہ تک بنی اسرائیل کو منّ و سلویٰ ملتا رہا ۔ کبھی کبھی درمیان میں شہروں میں جانے اور وہاں رہائش اختیار کرنے کا موقع بھی مل جاتا تھا مگر معلوم ہوتا ہے وہ ایک ہی قسم کی غذا دیر تک کھانے کی برداشت نہ کر سکے گو حق یہ ہے کہ یہ بھی ایک قسم کی نہ تھی اس میں بھی تنوع موجود تھا مگر بنی اسرائیل مصر میں رہ کر شہری زندگی کے عادی ہو چکے تھے وہ بھنی اور تلی ہوئی اور دم پخت چیزوں کے شوقین تھے پس وہ جنگلی غذاؤں پر مطمئن نہ تھے اور ان جنگلی غذاؤں کے پیچھے جو حکمت تھی اس کی قدر نہ کرتے تھے آخر ایک دن تنگ آ کر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا کہ اے موسیٰ ہم ایک قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے ہماری برداشت سے یہ بات بڑھ گئی ہے بیشک تجھ میں طاقت ہو گی کہ ایک قسم کے کھانے پر صبر کرے اور تجھے اس کے بدلنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی ہو گی مگر تو ہماری خاطر (یہ مفہوم ہمارے لئے دعا کر کے الفاظ سے نکلتا ہے جس کے معنے ہیں خدا تعالیٰ سے ہماری خاطر دعا کر) اللہ سے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے زمین کی ہر قسم کی ترکاریاں نکالے یعنی ہمیں کسی ایسی جگہ پر ٹک کر رہنے کی اجازت دی جائے جہاں کھیتی باڑی ہو سکتی ہو اور ہر قسم کے غلّے اور دالیں اور ترکاریاں اور سبزیاں ہم کو میسر ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں ان سے فرمایا کہ کیا تم ایک بہتر چیز کے بدلہ میں ایک ادنیٰ چیز کو لینا چاہتے ہو ۔ عربی کا محاورہ ہے کہتے ہیں (...) یعنی جس پر حرف ب آتا ہے وہ چیز چھوڑی جاتی ہے اور جو بغیر ب کے مفعول ہوتا ہے وہ لیا جاتا ہے پس (ب) کے معنے ہوں گے کہ خیر کو چھوڑ کر ادنیٰ لینا چاہتے ہو ۔

اب رہا یہ سوال کہ خیر کیا ہے اور ادنیٰ کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ خیر سے مراد گوشت ہے اور ادنیٰ سے مراد ترکاریاں ہیں لیکن یہ درست نہیں ۔ ترکاریاں بھی خیر ہیں اور گوشت بھی خیر ہے اور نہ شریعت کا یہ مسئلہ ہے کہ اگر کوئی اچھا کھانا ملتا ہو تو دوسرا نہ کھاؤ بسا اوقات انسان کا دل پلاؤ کو نہیں کرتا دال کو کرتا ہے اور یہ بات خدا تعالیٰ کے عذاب یا اس کی ناراضگی کا موجب نہیں ہو سکتی ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جگہ ان غذاؤں کا جو جنگل میں بغیر محنت کے ملتی ہیں اُن غذاؤں سے مقابلہ کیا گیا ہے جو شہروں میں محنت و مشقت کے بعد ملتی ہیں ۔ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے ان جنگلوں میں اس لئے رکھا تھا تا غلامی کا اثر دور ہو جائے اور مصریوں کی صحبت میں جن گناہوں کی عادت انہیں پڑ گئی تھی ان کا ازالہ ہو جائے اسی طرح غیر قوموں سے مل کر اُن کے مشرکانہ جذبات بار بار نہ بھڑکتے رہیں بلکہ موسیٰؑ کی صحبت میں مستقل طور پر رہ کر توحید کو وہ اپنے اندر جذب کر لیں جنگل میں آخر وہی غذائیں مل سکتی ہیں جو جنگل کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مہیا کر دیں ۔ سبزیاں ۔ ترکاریاں اور تمدنی طور پر پکائے ہوئے کھانے تو آبادیوں سے ہی تعلق رکھتے ہیں اور وہیں میسر آ سکتے ہیں ۔ بنی اسرائیل کے مطالبہ سے بھی یہ مراد نہ تھی کہ ان کو ککڑیاں اور ترکاریاں ملیں بلکہ ان کا بھی یہ مطلب تھا کہ ہم کو آبادیوں میں رہنے کی اجازت دی جائے ہم اس بدوی زندگی سے تنگ آ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ کیا تم اچھی چیز کو چھوڑ کر ادنیٰ کو لینا چاہتے ہو تو اس سے بھی یہ مراد نہیں کہ ترنجبین یا شہد یا کھمبیوں یا بٹیروں کو چھوڑ کر تم گندم اور ترکاریوں کو کیوں لینا چاہتے ہو بلکہ اس سے بھی یہ مراد ہے کہ کیوں تم اس اچھی زندگی کو چھوڑ کر جو تمہیں حکومت اور آئندہ فاتحانہ زندگی بسر کرنے کے قابل بنا رہی ہے اس زندگی کو قبول کرنا چاہتے ہو جو تمہاری حیثیت کو معمولی زمینداروں کی حیثیت میں تبدیل کر دے گی ۔ تمہارا ایسا مطالبہ یا تو اس وجہ سے ہے کہ تم بالکل کم عقل ہو اور اس زندگی کی قدر کو نہیں سمجھتے جو خدا تمہیں دینے والا ہے اور یا پھر تم کو خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان نہیں ۔ تم سمجھتے ہو موسیٰؑ یونہی جھوٹ بول رہا ہے بادشاہت ہمیں کہاں ملتی ہے کیوں زمینداری کی زندگی سے بھی محروم رہیں اور یہ دونوں باتیں چونکہ بے ایمانی اور وفات پر دلالت کرتی تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ڈانٹا اور ان پر ناراضگی کا اظہار کیا ۔

بنی اسرائیل کا ایک کھانے پر تسلی نہ پانے کا ذکر بائبل میں بھی موجود ہے چنانچہ گنتی باب ۱۱ آیت ۵ میں لکھا ہے ۔

"ہم کو وہ مچھلی یاد آتی ہے جو ہم مفت مصر میں کھاتے تھے اور وہ کھیرے اور وہ خربوزے اور وہ گندنا اور وہ پیاز اور وہ لہسن"

تلقینِ عمل

یہ جھگڑے اگر کسی طرح بڑھتے چلے جائیں اور انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا وجود جماعت میں دو نئی جماعتیں پیدا کرنے کا موجب بن جائے تو یہ تنظیم بجائے انعام کے ہمارے لئے وبال بن جائے گی اور بجائے اتحاد کو ترقی دینے کے ہم میں تفرقہ اور تنزل پیدا کر دے گی ۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو دو علیحدہ علیحدہ وجود نہیں بنایا گیا بلکہ ایک کام اور ایک مقصد کے لئے ان کے سپرد دو علیحدہ علیحدہ فرائض کئے گئے ہیں ۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے گھر میں سے کسی کے سپرد خدمت کا کوئی کام کر دیا جاتا ہے اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ اس کا مستقل وجود گھر میں پیدا ہو گیا بلکہ وہ بھی جانتا ہے اور دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں کہ وہ گھر کا ایک حصہ ہے ۔ کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے اس کے سپرد کوئی ڈیوٹی کی گئی ہے ۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں مقامی انجمن کے بازو ہیں اور ہر شخص کو خواہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہو یا انصار اللہ میں اپنے آپ کو محلہ کی یا اپنے شہر کی یا اپنے ضلع کی انجمن کا ایک فرد سمجھنا چاہیئے اور بجائے اس کے ساتھ ٹکرانے کے صلح اور آشتی سے کام لینا چاہیئے ۔ میں نے بتایا ہے کہ جب اس قسم کا کوئی اختلاف ہو اس وقت پریذیڈنٹ پر اختلاف کو دور کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ اگر ضلع میں جھگڑا ہو تو ضلع کے پریذیڈنٹ کا، شہر میں جھگڑا ہو تو شہر کے پریذیڈنٹ کا، محلہ میں جھگڑا ہو تو محلہ کے پریذیڈنٹ کا فرض ہے کہ وُہ دونوں فریق کو جمع کرے اور ان کے شکوے سن کر باہمی اصلاح کی کوشش کرے اور اگر اس سے اصلاح نہ ہو سکے تو وُہ لوکل انجمن کے سامنے معاملہ رکھے پھر لوکل انجمن کا فرض ہے کہ وہ لوکل مجلس انصار اللہ اور لوکل مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک ایک نمائندہ بلوائے اور اس طرح بلا کر جھگڑے کو دور کرنے کی کوشش کرے اور درحقیقت ہماری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے قیام سے یہ ہے کہ جماعت کو ترقی حاصل ہو یہ غرض نہیں کہ تفرقہ اور شقاق پیدا ہو ۔ پس میرے نزدیک اس معاملہ میں خدام الاحمدیہ کی بھی غلطی ہے ۔ انصار اللہ کی بھی غلطی ہے لوکل انجمن کی بھی غلطی ہے اور اگر اس رنگ میں یہ معاملہ لوکل انصار اللہ تک پہنچ گیا تھا تو پھر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی بھی غلطی ہے کہ اس نے جھگڑے کو دور نہ کیا ۔ آخر جب کوئی جھگڑا پیدا ہوتا ہے اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے ۔ یہ نہیں ہوتا کہ بغیر کسی سبب کے ہی جھگڑا پیدا ہو جائے ۔ جب کسی انسان کے پیٹ میں درد ہوتا ہے تو ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کے اندر ضرور کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے یا اس کی انتڑیوں میں نقص ہے، یا معدے میں نقص ہے، یا جگر میں پھوڑا ہے، یا پتہ میں پتھری ہے، یا گردہ میں پتھری ہے ۔ بہرحال کوئی نہ کوئی پیٹ درد کی وجہ ہو گی ۔ اس طرح جب لڑائی ہو جاتی ہے یا تفرقہ اور شقاق کی کوئی صورت رونما ہوتی ہے تو اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی بات ہوتی ہے ۔ بعض دفعہ وہ بات اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ سننے والا حیران رہ جاتا ہے مگر بہرحال چونکہ وجہ موجود ہوتی ہے اس لئے جب تک اس کا ازالہ نہ کیا جائے ۔ تفرقہ اور شقاق دُور نہیں ہو سکتا ۔ میری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے یہ ہے کہ عمارت کی چاروں دیواروں کو مکمل کر دوں ۔ ایک دیوار انصار اللہ ہے دوسری دیوار خدام الاحمدیہ اور تیسری اطفال الاحمدیہ اور چوتھی دیوار لجنہ اماء اللہ ہے ۔ اگر یہ چاروں دیواریں ایک دوسری سے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو یہ لازمی بات ہے کہ کوئی عمارت کھڑی نہیں ہو سکے گی ۔ عمارت اس وقت مکمل ہوتی ہے جب اس کی چاروں دیواریں آپس میں جڑی ہوئی ہوں ۔ اگر وہ علیحدہ علیحدہ ہوں تو چار دیواریں ایک دیوار جتنی بھی قیمت نہیں رکھتیں ۔ کیونکہ اگر ایک دیوار ہو تو اس کے ساتھ ستون کھڑا کر کے چھت ڈالی جا سکتی تھی لیکن اگر ہوں تو چاروں دیواریں لیکن چاروں علیحدہ علیحدہ کھڑی ہوں تو ان پر چھت نہیں ڈالی جا سکے گی اور اگر اپنی حماقت کی وجہ سے کوئی شخص چھت ڈالے گا تو وہ گر جائے گی ۔ کیونکہ کوئی دیوار کسی طرف ہو گی اور کوئی دیوار کسی طرف ۔ ایسی حالت میں ایک دیوار کا ہونا زیادہ مفید ہوتا ہے ۔ بجائے اس کے کہ چار دیواریں ہوں اور چاروں علیحدہ علیحدہ ہوں ۔ پس

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

موجودہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج کا پہلا دور

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان جو اب گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ہے اس کی ابتداء کیسے ہوئی اس کے بارے میں ذیل کا مضمون پیش خدمت ہے۔

3 جنوری 1898ء کو قادیان میں مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنیاد رکھی گئی تھی اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب (عرفانی کبیر) مدیر الحکم اس کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے۔ ابتداء میں یہ مدرسہ صرف پرائمری تک تھا۔ مگر 5 مئی 1898ء سے مڈل کی جماعتیں بھی کھل گئیں اور فروری 1900ء میں نویں جماعت اور مارچ 1901ء میں دسویں جماعت کا اضافہ ہوا۔ 1902ء میں پہلی بار اس کے چار طلباء انٹرنس کے امتحان میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں 1903ء اور 1904ء میں سات سات طلباء نے امتحان دیا۔ 1905ء میں شریکِ امتحان ہونے والوں کی تعداد دس تک پہنچی۔

اگرچہ مدرسہ شروع میں مالی مشکلات سے دوچار رہا۔ لیکن چونکہ اساتذہ بے نفس اور ایثار پیشہ تھے۔ انہوں نے دل لگا کر بچوں کو پڑھایا اور ان کی قابل قدر دینی تربیت کی۔ تعلیم الاسلام سکول انیسویں صدی میں اپنی نوعیت کا واحد مدرسہ تھا جس کے اساتذہ کے ہی نہیں شاگردوں کو بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاثیرات کے طفیل ایک بے مثال روحانی اور مذہبی فضا میسر آگئی تھی۔ اور وہ چھوٹی عمر سے ہی دینِ حق کے رنگ میں رنگین ہوتے جا رہے تھے۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے اس درسگاہ کے پس منظر، اس کی خصوصیت اور اس کے نونہالوں کی قابلِ رشک دینی حالت کا نقشہ درج ذیل الفاظ میں کھینچا۔۔۔۔

"کل مدرسے اور کالج بلا استثناء مقصود بالذات دنیا کو رکھتے اور محض دنیا پرست قوموں کے نقش قدم پر چلنے اور چلانے کو قومی ترقی سمجھتے ہیں۔ ان مدرسوں کے در و دیوار سے ان کے تربیت یافتوں کی زبانوں اور دلوں سے لگاتار آوازیں آتی ہیں اور راستبازوں کے دلوں کو کھاتی ہیں کہ دنیا سب چیزوں پر مقدم ہے۔

کیا ہم نے بھی قادیان میں لڑکوں کو وہی چند کتابیں مذہبی پڑھادیں یا بیگانہ وار واعظوں کے روکھے پھیکے جملے ان کے سامنے پیش کئے اگر ہماری قدرت کی رسائی اسی تک ہوتی تو ہم بھی ویسے ہی بے سود کام کرنے والے ہوتے لیکن خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں خاص خصائص سے شرف امتیاز بخشا جن میں روئے زمین میں سے کوئی طبقہ ہمارا شریک نہیں۔ سب سے بڑی اور قابل قدر تحریک جو ہم نے معصوم فطرت اور اثر پذیر بچوں کے آگے پیش کی۔ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وجود ہے جو اپنے ایمان اور عمل سے ہو بہو "وہی" نمونہ ہے۔ کس قدر خوش نصیب وہ والدین ہیں جن کے بچوں کی آنکھوں کو یہ شرف ملے کہ زندگی کے رنگارنگ اور پُر از اطلاع لالہ زار میں وا ہوتے ہی ان کے سامنے وہ مبارک اور فرخندہ چہرہ آئے۔۔۔

ہمارے مدرسہ کے لڑکے حضرت بانی سلسلہ کو دیکھتے ہیں آپ کی تقریروں کو سنتے ہیں آپ کے پاک نمونے کو مشاہدہ کرتے ہیں۔ اسی ایک امر کو ہم اگر بڑی تفصیل سے بیان کرنا چاہیں تو اس جملے سے اس کا پورا حق ادا ہو جائے گا کہ "(انہیں دیکھتے ہیں) تو سبھی کچھ دیکھتے ہیں۔ دوسری بات اور خاص خصوصیت یہ ہے کہ ہم ہر روز باقاعدہ عصر کے بعد لڑکوں کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن مجید میں شامل ہونے کی عزت دیتے ہیں۔ یہ بھی ایسی نعمت ہے کہ کوئی ملک اور شہر اس میں ہمارا شریک نہیں۔ ان سب باتوں اور نمونہ کا یہ اثر اور نتیجہ ہے کہ مڈل اور انٹرنس کے اکثر لڑکے دین کی پابندی اور اس سلسلہ احمدیہ کی نسبت سچی غیرت اور حمیت رکھتے اور امید دلاتے ہیں کہ وہ دنیا کے لئے نیک نمونہ ہوں گے۔ میری فطرت ایسی بنائی گئی ہے کہ میں بہت جلد کسی شخص کی طرف مائل اور کسی بات کا گرویدہ نہیں ہوتا۔ اگر میں صحیح تجربہ اور بصیرت سے لڑکوں میں آثار رشد و سعادت محسوس نہ کرتا تو میں قوم کو دھوکا دینے کا مجرم ہوتا میں سچ سچ کہتا ہوں کہ بعض لڑکوں کی غیرت اور پابندی اور ان کا عاشقانہ آنکھوں سے حضرت کے چہرہ مبارک کو ساری نشست میں دیکھتے رہنا میرے لئے باعثِ رشک ہوتا ہے۔ وہ اپنے کھیلوں اور بچپنے کے دل لگی سامانوں سے الگ ہو کر سب سے پہلے بیت الحمد میں حاضر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے کہ صف اول میں جگہ لے کر حضور کے بہت قریب بیٹھ سکیں"

یہ حالت تھی اس وقت کے طلباء کی۔ چونکہ بچوں میں ان تاثیرات کا پیدا ہو جانا ایک غیر معمولی اور مسرت انگیز اور اطمینان بخش بات تھی۔ جس نے مدرسہ کے منتظم حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اس کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی شیر علی صاحب اور ادارہ سے متفق دوسرے بزرگوں کے دل میں ہائی سکول کو کالج تک ترقی دینے کا پر زور خیال پیدا کر دیا اور بالآخر کالج جاری کئے جانے کا فیصلہ ہو گیا۔ "مورخ احمدیت" لکھتے ہیں کہ جب یہ معاملہ حتمی طور پر طے پا گیا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے (جو قبل ازیں مدرسہ کی انتظامیہ کمیٹی انجمن تعلیم الاسلام قادیان کے سیکرٹری بھی رہ چکے تھے۔ 4 فروری 1903ء کو ایک مفصل مضمون لکھا۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون میں (جسے تعلیم الاسلام کالج کی قدیم تاریخ کا پہلا ورق قرار دینا چاہیئے) مدرسہ تعلیم الاسلام کے نونہالوں کی خالص دینی اور روحانی ماحول میں ہونے والی تربیت و اصلاح کے عمدہ نتائج و اثرات کا ذکر کیا اور پھر کالج کے پس منظر اور اس کے فوری تقاضوں پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"غرض لڑکوں کی اس خوشنما اور امید افزا حالت کو دیکھ کر جو انٹرنس کی منزل میں پاؤں رکھنے کے ساتھ ان میں پیدا ہو گئی۔ مدرسہ کے کارکنوں کے دل میں یہ خیال یا حوصلہ پیدا ہوا اور غور و فکر کے بعد ارادہ نے عزم کی صورت پکڑ لی کہ مدرسہ کو کالج بنایا جائے اس لئے کہ انٹرنس تک ابھی بہت خام اور ناتمام عمر اور تجربہ ہوتا ہے اور اگر دو برس ایف اے کی تقریب سے اور اگر خدا چاہے تو دو برس اور بی اے کی تحریک سے اور ایک سال اور ایم اے کی وساطت سے ہمارے پاس رہ سکیں تو پھر خاصے عمر رسیدہ تجربہ کار قوی دل اشداء ہو کر یہاں سے نکلیں گے۔ سردست تو کالج ایف اے تک ہو گا۔ اور اس میں سارا دارومدار توکل پر۔ ورنہ حق تو یہ تھا کہ آغاز ہی میں پورا کالج بنایا جاتا۔ ممکن ہے کہ بعض لوگ اس کارروائی کو جلد بازی پر محمول کریں اور جوش سے کہہ دیں یا رائے دیں کہ ابھی وقت قلتِ سرمایہ کے سبب سے اس امر کا مقتضی نہیں کہ کالج جاری کیا جائے۔ مگر اس رائے زنی میں وہ خود جلد باز اور غور نہ کرنے والے ٹھہریں گے۔ اس لئے کہ انٹرنس تک محدود ہو کر رہنے میں مدرسہ کی وہ غرض پوری نہیں ہوتی۔ یا آخر کار اس کے نابود ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ جو ہمیں اس کارِ خیر کی محرک ہوئی۔ ابتدائی عمر کے جوش، فوری جوش اور ہنڈیا کے سے ابال ہوتے ہیں۔ عمر کی لمبی رفتار میں دنیا کے پُر امتحان اور پر فتنہ نظاروں اور کاموں میں بسا اوقات ان میں سردی آ جاتی ہے۔ اور ہر وقت امکان رہتا ہے کہ بالعوض یہ تحریک اپنا کام کرے۔ مگر کالج کی چکی سے نکل کر ایک عمدہ پختگی اور مضبوط بصیرت رفیقِ شریک ہو جاتی ہے۔ اور یقین مربیوں کے دلوں میں بھر جاتا ہے کہ ان کے برسوں کے اندوختہ اور محنت پر کسی کا ہاتھ نہیں پڑ سکے گا غرض یہ تو بالکل عین مصلحت اور طے شدہ بات ہے کہ کالج ہو۔ جب ہمارا مقصود پورا ہوتا ہے اور کالج کی تجویز پختہ بھی ہو گئی اور امید ہے آئندہ مئی سے جاری بھی ہو جائے۔ مگر خدا تعالیٰ کی توفیق سے قوم کا یہ کام ہے کہ اس نیک کام میں دل کھول کر شریک ہوں کالج کھولنے سے ایک سال تک تو کوئی زائد خرچ نہیں پڑیگا۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ریاضی پڑھائیں گے۔ اور وہ ریاضی میں مسلّم ہیں۔ ماسٹر شیر علی صاحب بی اے جو انگلش میں بالخصوص قابل ہیں۔ انگریزی پڑھائیں گے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب باقاعدہ ایک گھنٹہ کالج میں دینیات کے معلم ہوں گے اور خاکسار راقم بھی ایک گھنٹہ باقاعدہ عربی کی تعلیم دے گا۔ اور یہ تینوں معلم بلا کسی دنیوی اجرت کے کالج کو مدد دیں گے اور دوسرے سال صرف 50 روپے کا زیادہ بار ہو گا۔ اگر مدرسہ کی امداد میں وہی پہلا جوش ہوتا جو ایک عرصہ تک قائم رہا تو اتنی ہی امداد اور آمدنی ایف اے تک کالج بنانے میں بھی کافی تھی۔ مگر افسوس بہت لوگوں نے بے توجہگی کی اور ان کے جوشوں میں سردی پیدا ہو گئی۔ بہت سے شہر ہیں کہ ان سے کچھ بھی امداد اب تک مدرسے کو نہیں پہنچی۔ اور بعض ایسے ہیں کہ ان سے ناقابل اعتداء مدد ملتی ہے۔ سیالکوٹ اور لاہور دو شہر ہیں جنہوں نے اس کام میں پوری فیاضی سے حصہ لیا ہے۔ اور ایک معقول رقم ماہ بماہ ان کی طرف سے مدرسہ کو ملتی ہے مگر اکثر شہر بعض غلط فہمی یا ناعاقبت اندیشی کے سبب سے اس کی طرف سے پہلو تہی کئے بیٹھے ہیں اور وہ اس طرح روا رکھتے ہیں کہ مدرسہ کو خدانخواستہ کوئی صدمہ پہنچے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا عبدالحیٔ چغتائی

کمپیوٹر کے کمالات

اس جدید سائنسی دور میں کمپیوٹر کے ذریعے ہونے والے حیرت انگیز کمالات سے ہر کوئی دنگ رہ گیا ہے۔ اور اب تو شاید حضرتِ انسان ایسے دور میں داخل ہو رہا ہے کہ جہاں انسان نہیں بلکہ اس پر کمپیوٹر حکمرانی کریں گے۔ اس وقت بھی کئی ایسے شعبے ہیں کہ جہاں کمپیوٹر ہی ایڈمنسٹریشن کے فرائض انجام دے رہا ہے۔

اس کرۂ ارض پر انسانی زندگی اپنی ابتداء سے لے کر آج تک مختلف ارتقائی عوامل سے گذر کر موجودہ شکل میں پہنچی ہے۔ ہر دور میں انسان نے اپنی زندگی کو بہتر، آرامدہ، پرسکون اور پر آسائش بنانے کے لئے قابل قدر اور حیران کن کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

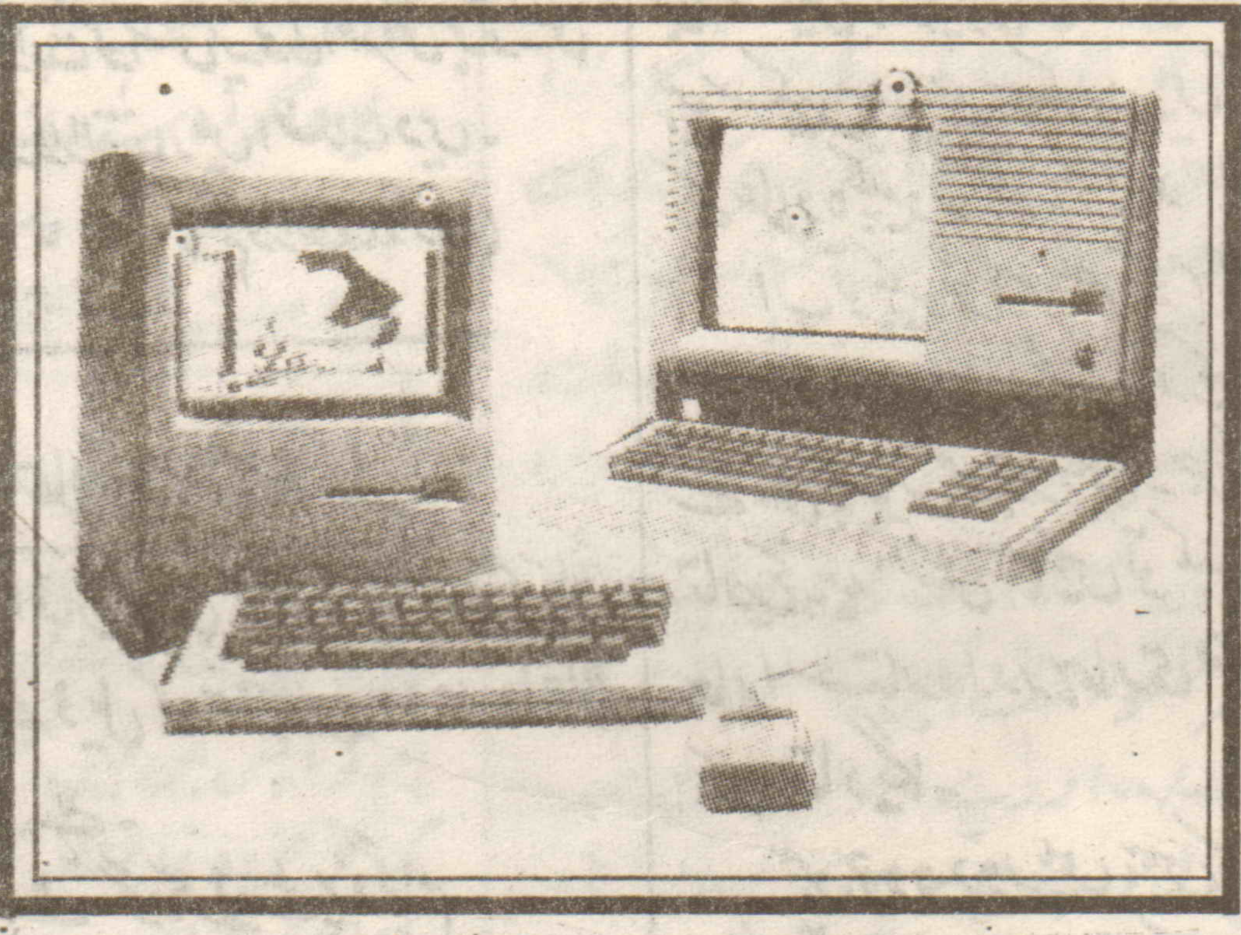

انسانی دماغ کے اندر موجود ذہانت کے بے پایاں خزانے کا استعمال خدمت انسانی کی خاطر بھی ہو رہا ہے جس میں ایک قابل قدر خدمت مشینی انسان یعنی کمپیوٹر بھی ہے۔

کمپیوٹر اور انسان کے بارے میں ایک جگہ گرما گرم بحث ہو رہی تھی کہ دونوں میں سے کون زیادہ ذہین ہے۔ کمپیوٹر کے حق میں دلائل کچھ اس طرح تھے کہ انسانی دماغ کی نسبت اس کی MEMORY یعنی یادداشت بہت وسیع ہے۔ کام کرنے کی رفتار بہت تیز سینکڑوں آدمیوں کا کام صرف ایک کمپیوٹر باسانی کر سکتا ہے۔ کمپیوٹر کو آرام کی ضرورت نہیں جتنی دیر چاہیں اس سے کام لیا جا سکتا ہے اور بغیر کسی غلطی کے یہ امور سرانجام دیتا ہے۔ مگر انسانی دماغ کے حق میں یہ دلیل دے کر بات ختم ہو گئی کہ جس دماغ نے یہ کمپیوٹر ایجاد کیا ہے کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنی ایجاد کردہ چیز سے زیادہ ذہین نہ ہو!

اس دور میں کمپیوٹر ننھے منے بچوں کی تعلیم و تربیت، مریضوں کا علاج، موٹر گاڑیاں اور طیارے چلانا، انسان کو اس کی مصروفیات سے آگاہ رکھ کر ان پر عملدرآمد کروانا، لوگوں کو انکی قسمت کا حال بتانا، مختلف پیشگوئیاں کرنا، اور نہ جانے کیا کیا ایسی ہی بہت سی خدمات احسن طریقے سے پوری کر رہا ہے۔

کمپیوٹر اعداد و شمار کا حساب رکھنے والی ایسی مشین کا نام ہے جو دی گئی ہدایات کے مطابق اعداد و شمار کا تجزیہ کر کے ذخیرہ کر لیتی ہے۔ یا جو پروگرام اس میں فیڈ FEED کیا جائے وہ محفوظ کر لے۔ ان معلومات کا حصول ہم کسی وقت بھی کمپیوٹر سے کر سکتے ہیں۔ کمپیوٹر سے یہ ممکن نہیں کہ ایسا عمل کر دکھائے جو انسانی دماغ نہ کر سکتا ہو۔ البتہ کمپیوٹر انسانی صلاحیت میں اضافہ ضرور کرتا ہے۔ انسانی یادداشت آہستہ آہستہ ختم یا کم ہو سکتی ہے مگر کمپیوٹر کے دماغ میں جو ایک مرتبہ فیڈ (FEED) کر دیا جائے وہ عرصہ دراز تک ویسی حالت میں ہی محفوظ رہتا ہے۔

کمپیوٹر ایک ایسی مشین ہے جو کسی بھی شکل میں ہو سکتی ہے۔ ٹیلی ویژن نما کمپیوٹر۔ روبوٹ (انسان کی طرز کا مشینی آدمی) یا جہازوں، گاڑیوں میں لگے ہوئے مشینی کمپیوٹر۔ مگر عام استعمال میں جو کمپیوٹر رہتا ہے اس کی شکل ٹیلی ویژن جیسی ہوتی ہے۔ جس کو مانیٹر کہتے ہیں۔ کمپیوٹر میں ہدایات اور مواد فیڈ کرنے کے لئے ایک کی بورڈ ہوتا ہے جس پر آپریٹر یا پروگرامر کام کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک کنٹرولر ہوتا ہے۔ جو کمپیوٹر کو دیئے جانے والے تمام مواد کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ ملنے والی ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ اس کنٹرولر کو کمپیوٹر کی زبان میں سنٹرل پروسیسنگ یونٹ یا CPU کہتے ہیں۔ عموماً ایک کمپیوٹر سیٹ میں دو ڈسک ڈرائیو (DISK DRIVE) ہوتی ہیں۔ جن میں چند انچ مربع شکل کی کاغذ جیسی باریک DISKS استعمال کی جاتی ہیں۔ ہم اس ڈسک میں لاکھوں الفاظ ذخیرہ کر سکتے ہیں۔ شاید اسی لئے آج ہمیں جدید اور بڑے بڑے دفاتر میں بڑے اور وزنی سینکڑوں کے حساب سے رجسٹر نظر نہیں آئیں گے۔ بلکہ انکی جگہ انہیں چھوٹی چھوٹی ننھی منی ڈسکوں (DISKS) نے لے لی ہے

ان چیزوں کے علاوہ ایک پرنٹر ہوتا ہے جو ہمیں ضرورت کے مطابق پرنٹ شدہ میٹر بھی دیتا ہے۔ اس کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ پلک جھپکنے میں پورا صفحہ پرنٹ کر دیتا ہے۔ یہی چند چیزیں ایک مکمل کمپیوٹر ہوتی ہیں۔

اب رہا کمپیوٹر کی زبان کا سوال۔ اس سے کیا مراد ہے؟ کمپیوٹر ایک اور اس کی زبانیں مختلف۔ یہ کیسے ممکن ہے؟

سادہ زبان میں اس کا جواب تو یوں دیا جا سکتا ہے کہ جیسے دنیا کے مختلف ممالک میں الگ الگ زبان بولی جاتی ہے۔ متعلقہ ملک کی زبان سیکھ کر ہی وہاں گذارہ ہو سکتا ہے دگرنہ نہیں۔ بالکل اسی طرح کمپیوٹر بھی مختلف شعبوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر شعبے کے کام کے اعتبار سے اس کو ایک پروگرام دیا جاتا ہے۔ یہی مخصوص پروگرام (COMPUTER LANGUAGE) ہی کمپیوٹر کی زبان کہلاتا ہے۔

کمپیوٹر پروگرام ایک خاص زبان میں لکھا جاتا ہے۔ جسے صرف کمپیوٹر ہی سمجھ سکتا ہے۔ اس وقت بے شمار زبانوں میں کام ہو رہا ہے۔ یہاں ہم چند ایک مشہور زبانوں (LANGUAGES) کا تذکرہ کرتے ہیں۔

(DATA PROCESSING CONCEPT) DPC یہ زبان کمپیوٹر سے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے۔ کمپیوٹر پروگرام اور اس کے استعمال کے طریقہ کار کی وضاحت کرتی ہے۔

BASIC یہ کمپیوٹر کی ایک مشہور زبان ہے۔ یہ تقریباً ہر قسم کے پروگرام کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے۔ مگر زیادہ تر ویڈیو گیمز، ریموٹ کنٹرول اور کمرشل پروڈکٹس میں استعمال ہوتی ہے۔

ADVANCE BASIC یہ زبان گرافکس اور FILE HANDLING کے امور سے متعلق ہے۔

COBOL یہ ایک مشہور زبان ہے اس کا استعمال بنکوں، ایئرلائنز، میں ٹکٹوں وغیرہ کی تیاری و ترسیل، صنعتوں کامرس کے شعبوں، مختلف بلوں کی تیاری مثلاً بجلی، پانی، گیس یا فون وغیرہ، بجٹ کی تیاری، کسی رزلٹ مثلاً امتحانات یا الیکشن رزلٹ وغیرہ کی تیاری میں ہوتا ہے۔

FORTRAN یہ انجینئرنگ کے شعبہ کی زبان ہے۔ مختلف لیبارٹریوں، سائنسی شعبوں ریسرچ اور SPACE SHIP کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

اس طرح یہ مندرجہ ذیل بھی مختلف شعبوں میں کام آنے والی کمپیوٹر کی مشہور زبانیں ہیں۔ DATA BASE، PASCAL، WORD PROCESSING، LOTUS اس کے علاوہ مختلف PACKAGE تیار کر کے کسی خاص شعبہ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

کمپیوٹر پروگرامر کی حیثیت بہت اہم ہوتی ہے۔ وہ کمپیوٹر کی زبان میں پروگرام لکھتا ہے۔ مثال کے طور پر کمپیوٹر پروگرامر ایک رزلٹ کی تیاری کے لیے ایسا پروگرام تیار کرے گا جس میں یہ چیزیں شامل ہونگی نام، ولدیت، ادارہ کا نام، مختلف پیپروں کے نمبر، مکمل ٹوٹل اور فائنل پوزیشن۔ ان تمام معلومات کے سامنے خالی جگہ چھوڑ دی جائے گی۔ جہاں کمپیوٹر آپریٹر متعلقہ معلومات FEED کرے گا۔ اس پروگرام کے تحت کمپیوٹر ہمیں یہ بھی بتائے گا کہ اس درسگاہ کا رزلٹ کتنے فیصد رہا، سائنس اور آرٹس میں کتنے کتنے سٹوڈنٹ پاس ہوئے، کتنے طلباء نے A، B یا C گریڈ حاصل کیا۔ کس پیپر میں سٹوڈنٹ کمزور یا اچھے ہیں۔ یہ تمام معلومات ہمیں صرف ایک بٹن دبانے سے مل سکتی ہیں۔ ہم صرف کمپیوٹر کو رولنمبر یا نام دیں گے وہ ہمیں اس طالب علم کا مکمل ریکارڈ فراہم کر دیگا۔

اگر کپڑے کی صنعت کے لئے مختلف ڈیزائنوں کی ضرورت ہے۔ کمپیوٹر ہمیں بے شمار خوبصورت ڈیزائن تیار کر کے دے سکتا ہے۔

اب تو ایسے بھی پروگرام مل سکتے ہیں کہ ہم کمپیوٹر کو صرف بیماری بتائیں تو وہ ہمیں اس کا مکمل علاج، پرہیز، خوراک کے بارے میں ہدایات دے سکتا ہے۔ نیز یہ بھی بتائے گا کہ آپ کون کون سے ٹیسٹ کروائیں۔ بولنے والے بھی کمپیوٹر موجود ہیں۔ آپ کمپیوٹر میں جو فیڈ کریں گے وہ اونچی زبان میں ہمیں پڑھ کر بھی سنائے گا۔ یہ بچوں کے لئے انگلش کی PRONUNCIATION کی درستگی کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بے شمار ویڈیو گیمز مارکیٹ سے مل

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: عزیزہ امۃ القیوم فریحہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب منیر سیال کا نکاح مکرم محمد الدین صاحب مربی سلسلہ نے مکرم مجید احمد صاحب ابن مکرم جلال دین صاحب آف وہاڑی سے پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۹۲ء کو بیت الحمد بوریوالہ میں پڑھا۔ عزیز مجید احمد، مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب آف وہاڑی کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک کرے۔

درخواست دعا: مکرم صوفی علی محمد صاحب ہومیو ڈاکٹر سابق معلم وقف جدید کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے عارضہ قلب کی وجہ سے شدید بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب بغرض علاج مریضہ کو کراچی لیجایا جا رہا ہے۔

○ مکرم عبد اللطیف صاحب مظفر آباد بعارضہ نزلہ زکام و کھانسی بیمار ہیں۔

○ مکرم حکیم عبد الواحد صاحب دار العلوم شرقی ربوہ کی بیٹی منورہ بانو عرصہ ۱۲ سال سے ریڑھ کی ہڈی میں درد کی وجہ سے بیمار ہے اب تکلیف زیادہ ہے۔

○ مکرم امان اللہ ورک صاحب دار العلوم شرقی ربوہ کی اہلیہ کا پتہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہو رہا ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم سید شاہ میر احمد صاحب اشرف ابن مکرم سید علی احمد صاحب پروپرائٹر اشرفی سٹال گولبازار ربوہ بعمر ۵۳ سال ۹ مئی ۹۲ء کو فضل عمر ہسپتال میں ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ اسی شب بعد نماز عشاء بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم مرزا غلام احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

کامیابی: مکرم پروفیسر محمد اکرام احسان صاحب فیصل آباد کے بیٹے عزیز عطاء البصیر عامر اور بیٹی عزیزہ سارہ اکرام نے فیصل آباد ڈویژن میں مڈل کا وظیفہ کا امتحان دیا تھا۔ انہوں نے بالترتیب ۵۹۶/۸۰۵ اور ۷۲۱/۸۰۵ نمبروں کے ساتھ فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے نیز ان کے بھائی محمد انعام صاحب نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے امسال ایم فل زوالوجی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ موصوف نے گریڈ سی جی پی اے ۳٫۶۹/۴ میں ڈگری حاصل کی ہے۔

○ عزیز جواد احمد ظفر ابن مکرم محمد الدار ظفر احمد صاحب (محافظ خاص) نے شہزاد فائونڈیشن سنٹر دار الیمن غربی ربوہ سے کلاس چہارم کے امتحان میں ۳۰۹/۳۶۰ نمبر لے کر کلاس میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب سے عزیزان کی مزید اعلیٰ کامیابیوں کیلئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے: مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ نصیر احمد صاحب وصیت نمبر ۲۱۰۶۴ نے ۱۹۷۳ء میں شمس آباد ضلع لاہور سے وصیت کی تھی۔

○ مکرم مظفر احمد منصور صاحب ولد امام غلام احمد صاحب (جٹ لنگڑیال) وصیت نمبر ۲۱۰۹۲ نے ککرالی ضلع گجرات سے ۱۹۷۳ء میں وصیت کی تھی۔

○ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بیوہ مکرم شیخ عبد المجید صاحب سابق سکونت دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

○ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبد اللہ صاحب سوداگر قوم ککے زئی ساکن قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

○ اگر کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اعلان دار القضاء

(نعیم احمد صاحب منظور وغیرہ بابت ترکہ حکیم علی احمد صاحب)

○ مکرم حکیم علی احمد صاحب سابق معلم اصلاح وارشاد ربوہ کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انکی امانت ذاتی ۵۱ - ۵۲۳۵/۹ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ ۸۶۰۸/۲۱ روپے جمع ہیں یہ رقم ہمیں ادا کی جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ — بیوہ

۲:۔ مکرم نعیم احمد صاحب منظور — بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(مبشر احمد صاحب وغیرہ وارثان احمد دین صاحب)

○ مکرم مبشر احمد صاحب وغیرہ وارثان مکرم احمد دین صاحب سابق کارکن دفتر مشیر قانونی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہذا ان کے نام الاٹ قطعہ نمبر ۳/۱ محلہ دار الفضل ربوہ ہماری والدہ محترمہ مختار بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ نیز ان کے P - F کی جمع شدہ رقم بھی ہماری والدہ صاحبہ کے نام منتقل کر دی جائے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱:۔ مکرمہ مختار بیگم صاحبہ — بیوہ

۲:۔ مکرم مبشر احمد صاحب — پسر

۳:۔ 〃 مظفر احمد صاحب — 〃

۴:۔ 〃 مجید احمد صاحب — 〃

۵:۔ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ — بیٹی

۶:۔ 〃 آنسہ بیگم صاحبہ — 〃

۷:۔ 〃 محمودہ بیگم صاحبہ — 〃

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل کورسز میں ۱۹۹۲ء داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

۱۔ پوسٹ گریجوایٹ پروگرام
۲۔ ایم فل پروگرام
۳۔ ٹیکنیکل کورسز
۴۔ ڈگری پروگرام
۵۔ انٹرمیڈیٹ پروگرام
۶۔ سرٹیفکیٹ ان لائبریری سائنس
۷۔ پی۔ ٹی۔ سی۔ اور سی۔ ٹی پروگرام
۸۔ اللسان العربی
۹۔ میٹرک پروگرام برائے خواتین

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۸ جون ۱۹۹۲ء ہے ۲۰ جون ۱۹۹۲ء تک -/۵۰ روپے لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ فارم جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت ۳ مئی ۱۹۹۲ء صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرماویں۔

(ناظر تعلیم)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے آپ کو تفرقہ اور شقاق کا موجب نہیں بنانا چاہیئے اگر کسی حصہ میں شقاق پیدا ہوا تو خدا تعالیٰ کے سامنے تو وہ جواب دہ ہوں گے ہی۔ میرے سامنے بھی وہ جواب دہ ہوں گے یا جو بھی امام ہوگا۔ اس کے سامنے انہیں جواب دہ ہونا پڑے گا۔ کیونکہ ہم نے یہ مواقع ثواب حاصل کرنے کے لئے مہیا کئے ہیں اس لئے مہیا نہیں کئے کہ جماعت کو ایک طاقت جو پہلے سے حاصل ہے اس کو بھی ضائع کر دیا جائے۔

(یہ بات حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جولائی ۱۹۴۵ء میں فرمائی)۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

سکتی ہیں یا تیار کی جا سکتی ہیں۔ یہ ویڈیو گیمز کمپیوٹر میں فیڈ کر دیں تو ننھے منے بچے اس پر بڑے شوق سے کھیلتے ہیں۔ یہ پروگرام ایسی طرز پر تیار کئے جا سکتے ہیں کہ بچوں کی ذہانت کے چھوٹے چھوٹے امتحان لئے جا سکیں تاکہ بچوں کی ذہنی صلاحیتیں اجاگر ہو سکیں۔ اچھے سکولوں میں آجکل اساتذہ کے علاوہ کمپیوٹر بھی بچوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ اب تو کمپیوٹر ماہر علم نجوم بھی بن گئے ہیں۔ علم نجوم میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بھی کمپیوٹر موجود ہیں۔ جن کو ہم صرف تاریخ پیدائش بتائیں تو کمپیوٹر ہمیں ہمارا ستارہ اور ہماری قسمت کا حال بھی بتا دیگا۔

موجودہ دور میں ہمیں کتابت کے لئے کاتبوں کے پاس بھی کم ہی جانا پڑتا ہے۔ کیونکہ کتابت کا کام بھی اب کمپیوٹر کے سپرد ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے تمام اخبارات اور پریسوں میں کمپیوٹر کے ذریعے ہی کتابت ہوتی ہے۔ یہ گھنٹوں کا کام منٹوں میں کر دیتا ہے۔ اس میں کمپیوٹر کو ہدایت کر دی جاتی ہے کہ کتنی لمبی لائن ہو۔ اور کتنے موٹے الفاظ یا سٹائل کونسا ہو۔ اس کے بعد آپریٹر کمپیوزنگ یعنی FEEDING شروع کر دیتا ہے جسکا رزلٹ ہمیں خوبصورت کتابت میں مل جاتا ہے۔

انسان کو چاہیئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے۔ اس کا نام توکل ہے۔

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۴۱ میں

افضل احمد ولد مرزا عبدالغفور قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/10-37 فیکٹری ایریا ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ افضل احمد ولد مرزا عبدالغفور 8/10-37 فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۴۴۵۸۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید عبداللہ ندیم وصیت نمبر ۲۵۷۱۶

مسل نمبر ۲۸۴۴۲ میں

منظور بیگم بیوہ غلام احمد صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن 15/21 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۰ مرلہ دارالعلوم غربی ربوہ مالیتی ۲،۰۰،۰۰۰/- روپے (۲) پلاٹ برقبہ ایک کنال چک نمبر ۳۳ شمالی ضلع سرگودھا ۳۰،۰۰۰/- روپے (۳) حق مہر ۳۲/- روپے وصول شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۳۷/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ منظور بیگم 15/21 دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود احمد شاد پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اصغر قمر وصیت نمبر ۲۶۵۹۱۔

بقیہ: صـ۶ سے آگے

کہے چلو جی ہمیں کیا ہم تو ہیں پنجاب کے اور یہ ہیں ہندوستان کے اس سرے کے۔ ہم تو آپس ہی میں ملیں بیٹھیں۔ اوروں سے کیا غرض و غایت۔ تو وہ نادان نہیں سمجھتا کہ یہ امر وحدت کے متضاد ہے۔ بلکہ چاہیئے کہ ہر ایک یہاں کے آنے والے کے نام و نشان سے بخوبی واقفیت اور آگاہی ہو۔ اور ایک دوسرے کے حالات پوچھے جاویں۔ اخوان کے معنے اور مفہوم بھی یہی ہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو جاننے پہچاننے والے ہوں۔ تعارف کو بڑھانا چاہیئے خدا تمہاری محنتوں محبتوں جانفشانیوں کو رحم سے دیکھے اور قبول کرے۔ اور آخر تک استحکام اور استقلال بخشے۔ یہاں تک کہ کوچ کا وقت آجاوے اور تم اپنے اقرار کے پورے پکے رہنے والے ہو۔ اور اللہ کی رضا کے حاصل کرنے والے اور مقدم کرنے والے بنو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

بقیہ: صـ۴ سے آگے

اور اعداء کو شماتت کا عمدہ موقعہ ملے۔ ہر ایک شخص کو خوب ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ مدرسہ حضرت کا مدرسہ ہے اور ان کے حکم سے جاری کیا گیا ہے اور اس کی شکست کی زد آخر کار سوچ لینا چاہیئے کس کی ہمت اور قصد پر پڑتی ہے۔ غرض سب سے اول اور بہت جلد مدرسہ کو جانکاہ فکر سے سبک دوش کریں اور کالج کے لئے عزم صمیم سے حدِ مستقیم پر قدم اٹھائیں۔۔۔۔

۔۔۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے سننے اور دیکھنے والے مولا تو خود ان دردمندانہ فقروں کو پہلے قبول فرما اور پھر قوم کے دلوں میں انہیں جگہ دے کہ ساری توفیقیں تجھ ہی سے اور تیرے ساتھ ہیں"

یہ تھی وہ تحریر جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے رقم فرمائی۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق کالج کا افتتاح ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء کو مقرر تھا مگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طبع مبارک علیل ہو گئی۔ اور یہ مبارک تقریب ۲۸ مئی ۱۹۰۳ء پر ملتوی کردی گئی۔ اس روز (۲۸ مئی ۱۹۰۳ء) ساڑھے چھ بجے کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کے احاطہ اور بورڈنگ مدرسہ کے درمیانی میدان میں ایک شامیانے کے نیچے جلسے کا انتظام کیا گیا جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ سپرنٹنڈنٹ مدرسہ و کالج کی زیر نگرانی مدرسہ کے اساتذہ اور طالب علموں کی کوشش کا نتیجہ تھا۔ سٹیج کے لئے شمالی جانب ایک عارضی چبوترہ بنایا گیا۔ جہاں ارکان مدرسہ اور دوسرے بزرگوں کے لئے کرسیاں بچھائی گئی تھیں جنوبی طرف ایک میز رکھی گئی جس کے اوپر دائیں جانب قرآن کریم اور بائیں جانب کرۂ ارض یعنی گلوب رکھا گیا۔ میز کے سامنے طالب علموں کی ورزش جسمانی کے لئے ایک ستون کھڑا تھا۔ اس موقعہ پر نہ کوئی دعوتی کارڈ جاری کیا گیا اور نہ اس میں کسی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ کیونکہ اس جلسے کی اصل غرض تو صرف یہ تھی کہ سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ قدم رنجہ فرما کر دعا فرمائیں۔ اور اگر حضور مناسب سمجھیں تو کالج کے اساتذہ اور طلباء اور دوسرے حاضرین کو اپنے مقدس اور بابرکت ارشادات سے نوازیں۔ اور حضرت اقدس اس جلسہ میں بڑی خوشی کے ساتھ شریک ہونے کے لئے تیار بھی تھے۔ مگر رات کے وقت حضور کی طبیعت پھر ناساز ہو گئی۔ ہر ایک پروفیسر اور مدرس اور لڑکے کی آنکھ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آمد آمد پر لگی ہوئی تھی کہ اس اثناء میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے آکر اطلاع دی کہ حضرت اقدس نے مجھے ایک پیغام دے کر روانہ کیا ہے۔ اور وہ اس طرح سے ہے کہ میں نے حضرت کی خدمت میں تشریف آوری کے واسطے عرض کی آپ نے فرمایا "میں اس وقت بیمار ہوں۔ حتیٰ کہ چلنے سے بھی معذور ہوں۔ لیکن وہاں حاضر ہونے سے بہت بہتر کام یہاں کر سکتا ہوں۔ پھر ادھر جس وقت افتتاح کا جلسہ شروع ہوگا میں بیت الدعا میں جاکر دعا کروں گا۔ یہ بات بہت خوش کن اور امید دلانے والی ہے۔ اگر آپ خود تشریف لاتے تو بھی باعث برکت تھا اور اب اگر نہیں لائے تو دعا فرماویں گے اور یہ بھی خیر و برکت کا موجب ہوگی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اسی قدر کلمات فرما کر کرسی پر بیٹھ گئے۔

آپ کے بعد حضرت نواب محمد علی خان صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے رئیس مالیر کوٹلہ ڈائریکٹر تعلیم الاسلام کالج نے مختصر تقریر کی جس میں فرمایا۔

"اس کالج کی غرض کوئی عام طور پر یہ نہیں کہ معمولی طور پر دنیاوی تعلیم ہو اور صرف معاش کا ذریعہ اسے سمجھا جاوے بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ ایک عالم اس پاک سلسلہ کی تعلیم سے مستفیض ہو۔ دنیوی تعلیم کا اگر کچھ حصہ اس میں ہے تو اس لئے کہ مروجہ علوم سے بھی واقفیت ہو جس سے خدا تعالیٰ کی معرفت میں مدد ملے ورنہ اصل غرض دین اور دین کی تعلیم ہی ہے اور ایک بڑی غرض یہ بھی ہے کہ اپنی احمدی جماعت کے کمسن بچے ابتداء سے دینی علوم سے واقف ہوں اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے فیضانِ صحبت سے فائدہ اٹھاویں اور بڑے ہو کر اس پاک چشمہ سے ایک عالم کو سیراب کریں۔ جس سے وہ خود سیراب ہو چکے ہیں۔ یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ کالج کی موجودہ حالت سب احباب پر ظاہر ہے۔ اس کے کارکنوں نے جو آج تک کیا ہے وہ کسی انسانی طاقت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ سب کچھ محض خدا کے فضل سے ہی ہوا ہے۔ امید ہے جیسے کہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ حضرت اقدس نے دعاؤں کا وعدہ کیا ہے۔ خدا کی ذات سے بڑی امید ہے کہ یہ کالج بہت جلد ایک یونیورسٹی ہوگا اور اس احمدی جماعت کے لئے ایک بڑا مفید دارالعلوم ثابت ہوگا۔ یہ کالج خدا کے فضل سے چلے گا اور خدا کے بندے کی دعاؤں سے نشوونما پائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ اقوام متحدہ کا ایک جائزہ مشن جنگ سے متاثرہ نگورنو کارا باخ روانہ ہو گیا ہے۔ جہاں آذربائیجان کی فوجوں کو آرمینیائی فوجوں نے پیچھے دھکیل دیا ہے۔ آذری فوجوں نے آرمینیائی فوجوں پر گولہ باری کی ہے۔

○ فلپائن میں صدارتی انتخابات کے بعد ووٹوں کی گنتی جاری ہے۔ دو صدارتی امیدواروں سابق وزیر دفاع مسٹر فیڈل راموس اور مریم سنتیاگو نے اپنی اپنی برتری کے دعوے کئے ہیں۔ مکمل نتائج ایک ہفتہ تک موصول ہوں گے۔ موجودہ صدر کوری اکینو کی مدت صدارت آئندہ ماہ ختم ہو رہی ہے۔

○ بھارتی پنجاب میں سکھوں نے تشدد کی وارداتوں میں ۱۳ افراد کو ہلاک اور ۱۴ کو زخمی کر دیا۔

○ کوئٹہ میں کرفیو کا نفاذ جاری ہے اب صبح ۶ بجے سے شام ۷ بجے تک وقفہ دیا جا رہا ہے۔ وقفہ کے وقت میں دفعہ ۱۴۴ نافذ رہے گی۔

○ قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے سپیکر کی اس رولنگ کو تباہ کن قرار دیا ہے جس میں گذشتہ روز وزیر اعظم اور اس کے رفقاء کے خلاف کی گئی سخت تنقید کو ایوان کی کارروائی سے حذف کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اپوزیشن نے جب کورم کی کمی کی نشاندہی کی تو اس کو نظر انداز کیا گیا اور اس کے باوجود کارروائی جاری رکھی گئی۔ اپوزیشن لیڈر چوہدری اعتزاز احسن نے اس واقعہ کو پاکستان کی پارلیمانی تاریخ کا سیاہ ترین دن قرار دیا۔ اس کے بعد اپوزیشن پی ڈی اے واک آؤٹ کر گئی۔ اپوزیشن کی غیر حاضری میں نو بل منظور کر لئے گئے۔

○ اپوزیشن لیڈر سید افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ حکومت کی طرف سے ہمارے ان الزامات اور دلائل کی تردید نہیں کی گئی کہ وزیر اعظم منشیات کے کاروبار میں ملوث ہیں لیکن ہمارے ریمارکس کو حذف کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ سپیکر صرف غیر پارلیمانی الفاظ کو حذف کر سکتا ہے۔

○ سندھ میں پیپلز پارٹی، الذوالفقار، جئے سندھ اور سیاف کے ایک ہزار کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی سندھ نے ہڑتال کا اعلان کیا تھا۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ کراچی کے قریب سمندر سے الذوالفقار کے کارکنوں سے جو دستاویزات برآمد ہوئی ہیں وہ قومی اسمبلی میں پیش کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ بیگم نصرت بھٹو ایوان میں آئیں اور مرتضیٰ بھٹو کے دستخطوں کا انکار کریں۔

○ عمران خان نے ورلڈ کپ کے تحت ملنے والے ۴۰ لاکھ روپے کینسر ہسپتال اور زکوٰۃ فنڈ میں دے دیئے ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے اگر وزیر اعظم اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے درمیان کوئی معنی خیز بات چیت ہو پاتی ہے تو ملک میں غیر یقینی کیفیت ختم ہو جائے گی۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پاسپورٹ کے حصول میں عوام کو درپیش تمام مشکلات ختم کر دی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس تصدیق کے معاملے کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف رانا اکرام ربانی نے کہا ہے کہ محدود سیاسی مقاصد کے لئے دفاعی اداروں کا استعمال خطرناک ہے انہوں نے "الذوالفقار" کے چھاپہ ماروں کی گرفتاری کو جعلی پولیس مقابلہ قرار دیا۔

○ لاہور میں اچھرہ کے قریب ڈاکوؤں سے پولیس مقابلہ میں دو کانسٹیبل اور ایک کار سوار ہلاک ہو گیا۔ ہلاک ہونے والے کا ساتھی فرار ہو گیا۔

○ سابق گورنر سرحد نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ الذوالفقار کے سرغنہ اے این پی کے موجودہ سربراہ اجمل خٹک ہیں جبکہ مواصلات کے وفاقی وزیر اعظم ہوتی نے ۱۹۷۳ء میں پاکستان پر حملے کے لئے ایک قبائلی لشکر ترتیب دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بعض طاقتیں نواز شریف اور اپوزیشن میں مفاہمت نہیں چاہتیں مشکل وقت میں ایسے ہی ڈرامے عوام کی توجہ ہٹانے کیلئے کئے جاتے ہیں۔

○ آصف زرداری نے کہا ہے کہ حکومت نے مجھے جیل میں رکھ کر ڈرائی کلین کر دیا ہے۔

○ ٹائمز آف انڈیا کا کہنا ہے کہ پاکستان میں اقتدار کے ڈھانچے میں فوجی سربراہ کو بالادستی حاصل ہے۔ فوجی اخراجات میں حکومت کو دخل نہیں۔

○ اے پی سی نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت سے صرف مشروط مذاکرات ہوں گے۔ صدر کے خلاف کوئی قرارداد پاس نہیں کی گئی لیکن وہ متنازعہ شخصیت ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے اراکین نے مراعات کے خاتمے کا بل اچانک پیش کر کے منظور کر لیا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ خود ساختہ جلاوطن بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل ۱۷ مئی کو ملک واپس پہنچ رہے ہیں۔

○ وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے تمام صوبائی حکومتوں اور وفاقی تعلیمی بورڈوں کو ہدایت کی ہے کہ آئندہ تعلیمی سال یکم جنوری سے شروع کیا جائے۔ موجودہ تعلیمی سال نو ماہ کا کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ افغانستان میں ازبک ملیشیا کے کمانڈر عبدالرشید دوستم نے کابل سے ملیشیا کے دستے اس شرط پر نکالنے کی پیشکش کی ہے کہ انہیں شریک اقتدار کر لیا جائے۔ انہوں نے حکمت یار کے ساتھ مل کر کام کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھولوں سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

BABY TONIC	۱۲/-	۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	۲۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)
BED URINE COURSE	۳۵/-	۵۔ بول بستری کورس
MITI CHOUR COURSE	۲۰/-	۶۔ مٹی چھوڑ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	۹۔ بے ترتیب دانت کیور

● ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن ● تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
● مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں۔
● لاہور:۔ کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ ● فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
● راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ● پشاور:۔ ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر ● کوئٹہ:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ● ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
● کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ● حیدرآباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ● سیالکوٹ:۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
● گوجرانوالہ:۔ حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اور ہیڈ برج

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
فون ۷۷۱، ۶۰۶

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۱۵۰/ روپے
زدجام عشق خاص
چار صد اسی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴